OPEN ACCESS
SUJRIS
﴾ Swat University Journal of Religious & Islamic Studies ﴿
ISSN: 2959-5509
www.sujris.uswat.edu.pk

SUJRIS
Vol.:4, Issue: 1, Jan - March 2026 PP: 19-30

فقہ حنفی کی کتب نوادر: کیسانیات، ہارونیات، جرجانیات اور قیات کا تعارفی اور علمی مطالعہ

An introductory and scholarly study of the Nawadir books of Hanafi jurisprudence: Kaysaniyat, Haruniyat, Jurjaniyat, and Raqqiyaat

Asadullah khan
Ph.D. Scholar, Islamic Studies, Abdul Wali Khan University Mardan.
Email: ibnulasadkhan@gmail.com

Prof. Dr. Abzahir Khan
Supervisor, Department of Islamic Studies Abdul Wali Khan University Mardan.
Email: abzahir@awkum.edu.pk

Dr. Faisal Mehmood
Lecturer/Co-Supervisor, Department of Islamic Studies, Chitral University, KP
Email: faisal.mehmood@uoch.edu.pk

Abstract

The basic books of the Hanafi school of thought are divided into two categories, one is the Zahir-ul-Riwayah and the other is the Kutab-ul-Nawadir. The Zahir-ul-Riwayah books are generally available, but most of the Kutab-ul-Nawadir are missing. The article under consideration introduces four books from the Nawadar books, which are known as Kaysaniyat, Haruniyat, Jurjaniyat and Raqqiyat. It will introduce their authors and narrators and at the same time will investigate the attribution of these Nawadar books to Imam Muhammad Shaybani and then an attempt will be made to find out where these Nawadar books are currently available, or where their texts are available.

Keywords: *Nawadir books, Hanafi jurisprudence, Kaysaniyat, Haruniyat, Jurjaniyat, Raqqiyaat.*

CC BY

فقہ حنفی کی اولین تدوین اور کتب ظاہر الروایہ اور نوادر

علم فقہ کی ابتدا اگرچہ عہد رسالت میں ہو چکی تھی، تاہم پہلی مرتبہ عہد تابعین میں یہ بطور الگ علم کے شمار کیا جانے لگا۔ امام ابو حنیفہؒ اور ان کے شاگرد علم فقہ کے پہلے مدونین شمار ہوتے ہیں۔[1] فقہ حنفی کی اولین تدوین میں امام ابو یوسفؒ اور امام محمد بن الحسن الشیبانیؒ کی کتابوں کو بہت شہرت ملی اور پھر بعد میں ان کتابوں کو روایت وسند کے اعتبار سے درجہ بندی دی جاتی رہی ہے، ایک کو ظاہر الروایہ کہا جاتا ہے اور دوسرے کو کتب نوادر۔ ظاہر الروایہ کا یہ مطلب بیان کیا جاتا ہے کہ یہ وہ کتابیں ہیں جو ثقہ روایوں کے سند سے ثابت ہیں، جو یہ چھ کتابیں ہیں: کتاب الاصل (المبسوط)، الجامع الصغیر، الجامع الکبیر، السیر الصغیر، السیر الکبیر، الزیادات۔[2] کتب نوادر کی تعریف یہ کی جاتی ہے کہ جن کتابوں کی سند قوی نہ ہو۔ اس میں درج ذیل کتابوں کو شمار کیا جاتا ہے: نوادر معلیٰ بن منصور، نوادر ابراہیم بن رستم، نوادر بشر بن الولید، نوادر داود بن رشید، نوادر محمد بن سماعہ، نوادر محمد بن شجاع، نوادر موسی الجوزجانی، نوادر ہشام رازی، ہارونیات، کیسانیات، جرجانیات، رقیات، مجرد حسن بن زیاد اور امالی ابی یوسف۔[3] کتب ظاہر الروایہ کی چھ کتابیں تقریباً سب چھپ گئی ہیں، البتہ کتب نادر الروایہ میں سے نوادر معلیٰ بن منصور اور کیسانیات چھپ کر منظر عام پر آ گئی ہیں۔ باقی کتب نوادر اب تک طبع نہیں ہوئیں، لیکن اس کے بیشتر نصوص دیگر کتب فقہ میں موجود ہیں۔

کتب ظاہر الروایہ کے تعارف پر بہت تفصیلات موجود ہیں۔ لیکن کتب نوادر کے بارے میں زیادہ تفصیل نہیں ملتی۔ زیر نظر مقالہ میں کتب نوادر میں سے چار مشہور کتابوں کا تعارف پیش کیا جاتا ہے، جو کیسانیات، ہارونیات، جرجانیات اور رقیات کے نام سے معروف ہیں۔ اس میں ان کے مصنفین اور رواۃ کا تعارف ہوگا اور ساتھ ساتھ ان کتب نوادر کی امام محمد شیبانی کی طرف نسبت کی تحقیق کی جائے گی اور پھر اس کی کوشش کی جائے گی کہ یہ کتب نوادر اس وقت کہاں پر موجود ہیں، یا اس کے نصوص کہاں کہاں موجود ہیں، اس کی نشان دہی کی جائے۔

کتب نوادر کی نوعیت

نوادر، امام محمدؒ کے شاگردوں کی امام محمدؒ سے مختلف فقہی مسائل پر مشتمل مرویات ہیں، اس لیے کبھی ان کی نسبت نقل کرنے والے راویوں کی طرف ہوتی ہیں، جیسے نوادر ہشام جو ہشام بن عبید اللہ رازی روایت کرتے ہیں، نوادر ابی سلیمان جوزجانی، نوادر معلیٰ بن منصور۔ جرجانیات کی نسبت علی بن صالح جرجانی کی طرف ہیں، ہارونیات کی نسبت ایک شخص کی طرف ہے جس کا نام ہارون تھا۔ اسی طرح کبھی ان کتب نوادر کی نسبت جگہوں کی طرف بھی ہوتی ہیں، جیسے رقیات، جو محمد بن سماعہ، امام محمدؒ سے نقل کرتے ہیں جس وقت وہ رقہ کے قاضی تھے۔[4]

(1) کیسانیات (الامالی) کا تعارف

سلیمان بن شعیب کیسانی (184ھ-278ھ) کا تعارف:

نام ونسب:

ابو محمد سلیمان بن شعیب بن سلیمان بن سلیم بن کیسان کلبی کیسانی نیسابوری مصری۔ کلبی، کلب قبیلہ کی طرف نسبت کی وجہ سے ہے۔[5] کیسانی نسبت ان کے ایک دادا کی طرف ہے جس کا نام کیسان تھا۔[6] نیسابور، ایران میں واقع مشہور شہر کی طرف نسبت ہے۔ موجودہ دور میں اس کا محل وقوع مشہد شہر سے نوے کلو میٹر کے فاصلے پر ہے۔[7] حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ اصل میں

یہ نیسابور کے تھے۔[8] بعض مصادر میں مصری نسبت کی جگہ غزی لکھا گیا ہے لیکن یہ تصحیف ہوئی ہے۔[9]

تاریخ پیدائش اور وفات

ولادت: سمعانی کے بیان کے مطابق سلیمان بن شعیب کی پیدائش مصر میں سن 185ھ میں ہوئی۔

وفات کے بارے میں اختلاف: امام ابو جعفر طحاوی کے مطابق وفات صفر 274ھ میں ہوئی۔ یحییٰ بن علی الطحان (تاریخ مصر کے مصنف) کے مطابق 278ھ میں وفات ہوئی، اور حافظ ابن حجر وابن الحنائی نے بھی اسی کو نقل کیا ہے۔ ابن یونس کے مطابق وفات صفر 293ھ میں ہوئی ہے۔ سمعانی کے مطابق وفات صفر 273ھ میں ہوئی ہے، اور امام ذہبی نے بھی اسی قول کو اختیار کیا ہے۔ خلاصۂ کلام یہ ہے کہ ولادت 185ھ پر اتفاق ہے۔ وفات کے سال میں اختلاف ہے، مگر زیادہ معروف اقوال 273ھ، 274ھ اور 278ھ ہیں۔ 293ھ والا قول نسبتاً منفرد ہے۔[10]

شیوخ واساتذہ

ان کے شیوخ درج ذیل ہیں:

اسد بن موسی الاموی، ابو عبد اللہ بشر بن بکر تنیسی، حسین بن الولید قرشی نیسابوری، ابو الہیثم خالد بن عبد الرحمٰن خراسانی، خالد بن نزار غسانی، خصیب بن ناصح حارثی بصری مصری، سعید بن الحکم بن ابی مریم مصری، ابو عثمان سعید بن زکریا المصری، سلیمان بن حرب ازدی واشحی بصری، شعیب بن سلیمان کیسانی، عبد الرحمٰن بن زیاد رصاصی، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن صالح ہاشمی، ابو عبد الرحمٰن عبد اللہ بن یزید مقری معافری، علی بن معبد بن شداد عبدی مصری، ابو معیرہ قاسم بن فضل بن معدان حدانی بصری، محمد بن سلام، محمد بن سلیمان بن عطا بن ابی داود حرانی، ابو جابر محمد بن عبد الملک ازدی، ابو عبد اللہ وہب بن جریر بن حازم بن زید ازدی بصری، یحییٰ بن حسان تنیسی، یحییٰ بن سلام بن ابی ثعلبہ تمیمی بصری۔

شیخ نایف بن صالح منصوری نے تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود میں بہت اہتمام سے ان کے شیوخ کو جمع کیا ہے، جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی مذکورہ شیوخ کی روایات کہاں کہاں موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے اسے ملاحظہ کیا جاسکتا ہے۔[11]

شاگرد

ان کے شاگرد درج ذیل ہیں:

1۔ ابو الحسن احمد بن بہزاد بن مہران السراج الفارسی ثم المصری، 2۔ ابو جعفر احمد بن محمد بن سلامہ الطحاوی، 3۔ ابو العباس احمد بن محمد بن عبد اللہ بن مصعب الجمال الاصبہانی، 4۔ ابو علی احمد بن محمد بن فضالہ الحمصی، 5۔ ابو بکر احمد بن ہارون بن روح البردیجی النیسابوری، 6۔ ابو الحسن احمد بن ابی یحییٰ الحضرمی المصری، 7۔ ابو محمد جعفر بن محمد بن سوار النیسابوری، 8۔ ابو العباس حاجب بن مالک بن ابی بکر ارکین الفرغانی الدمشقی، 9۔ ابو علی الحسن بن حبیب بن عبد الملک الفقیہ الدمشقی الحصائری، 10۔ ابو محمد عبد العزیز بن احمد بن الفرج بن شاکر الاحمری، 11۔ ابو محمد عبد اللہ بن علی بن الجارود النیسابوری (صاحب المنتقیٰ)، 12۔ ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن زیاد النیسابوری، 13۔ ابو محمد عبد اللہ بن محمد بن المنہال الاستراباذی، 14۔ ابو محمد عبید اللہ بن الحسین القاضی الصابونی، 15۔ علی بن ابراہیم بن عبد اللہ بن العباس المصری، 16۔ ان کے پوتے: علی بن الحسن بن سلیمان بن شعیب الکیسانی، 17۔ ابو الحسن علی بن محمد بن احمد بن الحسن المقرئ الواعظ المصری، 18۔ ابو بکر محمد بن ابراہیم بن المنذر

النیسابوری، 19۔ ابو بشر محمد بن احمد بن حماد الدولابی، 20۔ محمد بن احمد بن حمدان المروزی، 21۔ محمد بن احمد العامری المصری، 22۔ محمد بن صالح، 23۔ محمد بن المنذر بن سعید بن عثمان بن رجاء بن عبد اللہ السلمی الہروی، 24۔ ابو عمران موسیٰ بن العباس بن محمد الجوینی النیسابوری، 25۔ ابو القاسم نصر بن الفتح بن ابی مدلج السامری الصائغ، 26۔ ابو محمد یحییٰ بن محمد بن صاعد بن کاتب البغدادی، 27۔ ابو عوانہ یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن یزید الاسفراینی (فی متخرجہ)۔

شیخ نایف بن صالح منصوری نے تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود میں بہت اہتمام سے ان کے شاگردوں کو جمع کیا ہے، جس میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ ان کی مذکورہ شاگردوں کی روایات کہاں کہاں موجود ہیں۔ تفصیل کے لیے اسے ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔[12]

علمی و حدیثی مقام

متعدد جلیل القدر محدثین اور فقہاء نے ان کو ثقہ قرار دیا ہے۔ چنانچہ امام ابو عمرو الصدفی نے امام ابو جعفر عقیلی سے ان کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا *یہ مصری ہیں اور ثقہ ہیں*۔ حافظ ابن حجر نے *لسان المیزان* میں نقل کیا ہے کہ امام عقیلی نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ امام دارقطنی نے ان کی روایت کی سند کو صحیح قرار دیا ہے۔ امام صیمری نے *اخبار ابی حنیفہ واصحابہ* میں انہیں امام محمد بن حسن الشیبانی کے اصحاب میں شمار کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کے پاس امام محمد سے مروی نوادر موجود تھیں۔ امام ابو اسحاق شیرازی نے *طبقات الفقہاء* میں انہیں فقہائے احناف، اصحابِ محمد بن حسن میں ذکر کیا ہے۔ امام سمعانی نے *الانساب* میں انہیں ثقہ کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے اپنی تاریخ میں انہیں موثق قرار دیا ہے۔ ابن ابی الوفاء نے *الحاوی* میں بھی ان کی توثیق کی ہے۔ علامہ عینی نے *النخب* میں ان کی حدیث کو صحیح قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ اصحابِ محمد بن حسن میں سے تھے اور سمعانی وغیرہ نے انہیں ثقہ کہا ہے۔ علامہ محمد انور شاہ کشمیری نے *العرف الشذی* میں لکھا ہے کہ ابن یونس اور سمعانی دونوں نے ان کی توثیق کی ہے۔ علامہ البانی نے بھی صراحت کے ساتھ انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔[13]

خلاصۂ کلام یہ ہے کہ سلیمان بن شعیب کیسانی، امام محمد بن حسن الشیبانی کے اصحاب میں سے تھے۔ فقہِ حنفی کے ابتدائی علمی حلقے سے تعلق رکھتے تھے۔ حدیث میں قابلِ اعتماد اور ثقہ سمجھے جاتے تھے۔ متعدد ائمۂ جرح و تعدیل نے ان کی توثیق کی اور بعض نے ان کی روایات کی صحت کی تصدیق بھی کی۔ گویا محدثین و فقہاء کے نزدیک ان کی ثقاہت اور علمی مقام مسلم اور مستند ہے۔

مراجع و مصادر:

ان کے حالات کے لیے درج ذیل مصادر و مراجع ملاحظہ ہو:

ابن زبر الربعی، تاریخ مولد العلماء ووفیاتہم، ج 2۔ ص 593۔ الصیمری، اخبار ابی حنیفہ واصحابہ، ص 164۔ الشیرازی، ابو اسحاق۔ طبقات الفقہاء، ص 145۔ السمعانی، الانساب، ج 10۔ ص 526۔ ابن الاثیر، عز الدین۔ مختصر اللباب، ج 3۔ ص 125۔ الذہبی، شمس الدین، تاریخ الاسلام، ج 6۔ ص 555۔ القرشی، عبد القادر۔ الجواہر المضیّۃ فی طبقات الحنفیۃ ج 2۔ ص 234۔ العینی، بدر الدین۔ مبانی الأخبار ج 2۔ ق 231۔ العینی، بدر الدین۔ مغانی الأخیار فی شرح اسامی رجال معانی الآثار، ج 1۔ ص 373؛ ج 3۔ ص 1281۔ ابن الحنائی، طبقات الحنفیۃ، رقم 31۔ التمیمی، تقی الدین، الطبقات السنیۃ، ج 4۔ ص 54۔ ابوتراب رشد اللہ السندی، کشف الأستار عن رجال معانی الآثار، ص 43۔ محمد ایوب السہارنبوری، تراجم الأحبار من رجال

معانی الآثار، ج 2۔ ص 10۔ ابو عبد الرحمٰن مقبل الوادعی، تراجم رجال الدار قطنی، رقم 595۔ ملا علی القاری، الأثمار الجنیۃ 1 : 439، ابو الطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمۃ 1436ھ) ص 65. محمد بوینو کالن، مقدمۃ الأصل ص 35.

کیسانیات کی نسبت:

کئی مترجمین نے کیسانیات کو امام محمد کی کتاب قرار دی ہے، اور اس کو کئی ناموں سے ذکر کیا ہے، اس کی تفصیل درج ذیل ہے۔

کیسانیات کے تین نام:

کیسانیات پر چار ناموں کا اطلاق ملتا ہے، ایک کیسانیات، دوسرا نوادر اور تیسرا الاملا یا الامالی کا اور چوتھا کیانیات، چاروں کی تفصیل درج ذیل ہیں:

(1) کیسانیات کا اطلاق:

کیسانیات پر کیسانیات کا اطلاق کئی مترجمین نے کیا ہے، جیسے ملا علی قاری، مطرزی، ملا چلپی وغیرہ۔ قاسم بن قطلوبغا کی تاج التراجم میں کاسانیات نام ہے۔[14]

(2) کیسانیات پر نوادر کا اطلاق:

کیسانیات پر نوادر کا اطلاق بھی ہوا ہے، نوادر کے نام سے اسے کئی مترجمین نے ذکر کیا ہے، جیسے صیمری، قرشی، تمیمی، ملا علی قاری وغیرہ۔[15]

(3) کیسانیات پر املا یا امالی کا اطلاق:

کیسانیات پر امالی کا اطلاق بھی ہوا ہے، امالی کے نام سے اسے کئی مترجمین نے ذکر کیا ہے، جیسے قرشی، تمیمی، قاسم بن قطلوبغا، ملا علی قاری وغیرہ۔ اور اسی نام سے یہ چھپا ہے۔[16] محمد بن اسحاق الندیم لکھتے ہیں کہ فقہ میں امالی محمد ہے جس کو کیسانیات بھی کہتے ہیں۔[17]

ڈاکٹر اور خان کے نزدیک چونکہ امالی اور نوادر، کتب غیر ظاہر الروایہ کی علیحدہ علیحدہ قسمیں ہیں، لہٰذا وہ اس کو امالی میں شمار کرتے ہیں، وہ کہتے ہیں کہ اس پر نوادر کا اطلاق درست نہیں ہے۔ کیسانیات پر نوادر کا اطلاق بعد میں شروع ہوا ہے، محمد بن اسحاق الندیم نے اس پر امالی کا اطلاق کیا ہے۔ اسی طرح سرخسی نے اس کو امام محمد کی کتاب قرار دی ہے اور اس پر املا کا اطلاق کیا ہے۔ اور امام محمد کی امالی کے رواۃ کئی ہیں، جن میں سے ایک روایت کیسانی کی ہے۔ امام محمد نے الامالی کا کچھ حصہ رقہ میں قضا کے وقت لکھا تھا۔ امالی اور نوادر میں فرق یہ ہے کہ امالی اس کو کہتے ہیں جس میں کوئی شخص اپنے شاگردوں کو اپنے علوم تحریر کروائیں اور کتب نوادر ان مسائل کا نام ہے جو شاگرد خود کسی امام کے مسائل کو مدون کریں۔[18]

(4) کیانیات کا اطلاق:

کیسانیات کو عام طور پر کیسانیات ہی لکھا جاتا ہے، لیکن طاشکبری زادہ نے لکھا ہے کہ درست کیانیات ہے، وہ لکھتے ہیں کہ یہ ایک شخص کی طرف منسوب ہے جس کا نام کیان ہے۔ جبکہ پیچھے گذر گیا ہے کہ سلیمان بن شعیب کے دادا کا نام کیسان تھا اور اس کی

طرف نسبت کرتے ہوئے کیسانی کہا جاتا ہے۔[19]

کیسانیات کے حوالے:

کوثری لکھتے ہیں کہ مشکل الآثار اور معانی الآثار میں اس کے نصوص ہیں۔[20] کیسانیات کے ان نصوص پر جو البنایہ شرح ہدایہ میں ہے پر درج ذیل مقالہ لکھا گیا ہے: مرويات الإمام محمد بن الحسن الشيباني في الكيسانيات الواردة في كتاب البناية للإمام العيني: دراسة فقهية، مقالہ نگار محمد علی حسین بطی ہیں، جامعہ عراقیہ، مجلۃ الجامعۃ العراقیہ، عدد 55، جلد 3۔ صفحات کی تعداد 15۔

کیسانیات اور الامالی کا مخطوطہ:

خوش قسمتی سے کیسانیات کا ایک مخطوطہ کتب خانہ آصفیہ حیدر آباد دکن میں رقم: 146 پر موجود ہے۔

کیسانیات اور الامالی کا مطبوعہ نسخہ:

کیسانیات 80 صفحات میں دائرۃ المعارف العثمانیہ حیدر آباد دکن سے چھپا ہے، تصحیح کا کام ڈاکٹر ہاشم ندوی، مولانا عبد اللہ علوی اور مولانا عبد الرحمٰن یمانی نے سر انجام دیا ہے، 1360ھ میں یہ کام مکمل ہوا ہے، کتاب کے آخر میں خاتمہ ہے جس میں کتاب کا تعارف، امام محمدؒ کا تعارف، کتاب کے راوی سلیمان بن شعیب کیسانی کا تعارف ہے اور کتاب کے مندرجات کی اہمیت بیان کی ہے۔ چنانچہ اس میں غصب، مرابحہ، دعوی، بیوع، صرف، طلاق، کفالہ، حوالہ، شرکۃ، دیۃ، عبد ماذون کے ابواب کے مسائل ہیں۔[21]

کیسانیات کے مولف:

کیسانیات کے مولف خود امام محمد ہیں، ان سے روایت کرنے والے شعیب ہیں، اور شعیب سے ان کے بیٹے سلیمان روایت کرتے ہیں۔ بعض کتابوں میں سلیمان کو براہ راست امام محمد سے روایت کرنے والا شمار کیا ہے۔ لیکن یہ تاریخی اعتبار سے مشکل ہے کیونکہ سلیمان کی پیدائش (185ھ) ہے، اس حساب سے یہ امام محمد کی وفات کے وقت چار سال کے ہوتے ہیں۔ یہ بات ان حوالہ جات سے بھی ثابت ہوتی ہے جن میں امام ابو یوسف اور امام محمد سے ان کے روایت کے درمیان میں ان کے والد شعیب آتے ہیں۔[22]

(2) ہارونیات کا تعارف

امام محمد کی اس کتاب کا نام ہارونیات قرار دیا جاتا ہے، اس کا یہ نام کس مناسبت سے ہے اس بارے میں ایک حوالہ یہ ملتا ہے کہ یہ ایک شخص ہارون کی طرف منسوب ہے، «والهارونيات نسبة إلى شخص اسمه هارون».[23] جبکہ سلم الوصول میں ملا کاتب چلپی یہ کہتے ہیں کہ اس کتاب کو چونکہ ہارون الرشید کے عہد میں جمع کیا تھا اس لیے اس کا نام ہارونیات ہے۔ «والهارونيات جمعها في ولاية هارون الرشيد.».[24]

بعض مرتبہ اس کو فتاوی ہارونیہ بھی کہتے ہیں۔[25]

ہارونیات کی نسبت:

کئی مترجمین نے ہارونیات کو امام محمد کی کتاب قرار دیا ہے، جیسے قرشی، قاسم بن قطلوبغا، ملا علی قاری، ملا چلپی وغیرہ۔[26]

لیکن ڈاکٹر اور خان کہتے ہیں کہ اجناس ناطفی کے حوالہ جات سے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ہارونیات حسن بن زیاد کی کتاب ہے، کیونکہ اس کے جتنے بھی حوالہ جات ہیں اس میں اس کو حسن بن زیاد کے ساتھ ذکر کیا ہے۔ اور بعض جگہ تو صراحتا ان کی طرف منسوب ہے۔ اس کے بعد ڈاکٹر اور خان لکھتے ہیں کہ جب یہ ثابت ہوا کہ یہ حسن بن زیاد کی کتاب ہے تو نہ یہ کتب الاصول میں سے ہے اور نہ کتب نوادر میں سے کیونکہ حسن بن زیاد کی کتابیں ان دونوں میں سے نہیں ہیں۔[27]

ہارونیات کے حوالہ جات:

اس وقت ہارونیات کا وجود نہیں ہے نہ مطبوع شکل میں اور نہ مخطوط شکل میں، البتہ فقہ حنفی کی کئی کتابوں جیسے المبسوط، المحیط البرہانی، اجناس ناطفی میں اس کے حوالہ جات ملتے ہیں۔[28]

ہارونیات کے بارے میں مقالہ:

شیخ عبد الستار احمد محمد کا ایک مقالہ ہے، جس میں انہوں محیط برہانی کے چند منتخب نصوص کا جائزہ لیا ہے: مرویات الهارونيات في المحيط البرهاني (نماذج مختارة)، كلية التربية. یہ پی ڈی ایف کی شکل میں نیٹ پر موجود ہے۔

الجامع الصغیر الہارونی کا تذکرہ:

امام محمد کی کتاب الاصل میں ایک جگہ عبارت ہے: وهذا في الجامع الصغير الكتاب الذي يسمى الهاروني، یہ اس جامع صغیر میں ہے جس کو ہارونی کہا جاتا ہے۔ اس پر محقق محمد بوینو کالن کہتے ہیں کہ یہ عبارت جوزجانی یا کسی اور راوی کی طرف سے اضافہ ہے، ہارونی تو کتب نوادر میں سے ہے، جس کو کبھی ہارونی اور کبھی ہارونیات کہتے ہیں، لیکن یہاں اس سے مراد وہ نہیں ہے۔[29]

(3) جرجانیات کا تعارف

جرجانیات کا تعارف:

جرجانیات ان مسائل کا نام ہے جو امام محمدؒ سے علی بن صالح جرجانی روایت کرتے ہیں۔ یہ بات کشف الظنون میں حاجی خلیفہ نے ذکر کی ہے۔ الجرجانيات: مسائل رواها عليّ بن صالح الجُرجاني عن محمد بن الحَسَن».[30] لیکن علی بن صالح جرجانی کے حالات نہیں ملتے۔ طاش کبری زادہ اور طحطاوی لکھتے ہیں کہ یہ وہ مسائل ہیں جو امام محمد نے جرجان میں اکٹھے کیے تھے۔[31]

ڈاکٹر احمد النقیب کہتے ہیں کہ ممکن ہے کہ یہ دونوں باتیں ہوں امام محمد نے اس کو جمع بھی جرجان میں کیا ہو اور جرجان کے کسی شاگرد نے اس کو روایت کیا ہو۔[32] اس کو فتاوی جرجانیہ بھی کہتے ہیں۔[33]

جرجان کا تعارف:

جرجان جیم کے ضمہ، را کے سکون کے ساتھ جرجان شہر کا نام ہے، جس کو یزید بن ابی مہلب نے سلیمان بن عبد الملک کے زمانے میں فتح کیا تھا، یہاں کئی علما گزرے ہیں جن میں سے ابن القطان بھی ہیں۔[34] جرجان طبرستان اور خراسان کے

درمیان ہے۔ اس کا پرانا نام ورکانا اور پھر گرگان تھا جو معرب ہو کر جرجان ہو گیا۔قرون وسطیٰ کا گرگان اور موجودہ شہر گرگان (استر آباد) ایران کے شمال میں واقع ہے۔[35]

علی بن صالح جرجانی کا تعارف:

علی بن صالح جرجانی، امام ابویوسف اور امام محمد کے شاگرد ہیں، شرح معانی الآثار، مختصر اختلاف العلما اور فضائل ابی حنیفہ ابن ابی العوام، اخبار ابی حنیفہ للصیمری میں امام ابویوسف سے ان کی کئی روایات ہیں، امام ابویوسف کے علاوہ سے بھی ان کی روایات مذکورہ کتابوں میں ہیں۔[36] علامہ عینی نے مغانی الاخیار فی شرح اسامی معانی الآثار میں ان کے مختصر حالات لکھے ہیں اور نخب الافکار فی شرح معانی الآثار میں ان کے حالات کے لیے بیاض چھوڑا ہے۔[37]

جرجانیات کتاب کی نسبت:

کئی مترجمین نے جرجانیات کو امام محمد کی کتاب قرار دیا ہے، جیسے ملا علی قاری، ملا چلپی، لکھنوی وغیرہ۔[38]

لیکن ڈاکٹر اورخان کی تحقیق یہ ہے کہ جرجانیات، امالی کا حصہ ہے، یہ نوادر میں سے نہیں ہے۔ پھر یہ امام ابویوسف کی امالی کی روایت ہے، امام محمد کی امالی کی روایت نہیں ہے، ان کی ایک دلیل یہ ہے کہ جرجانیات کی جتنی روایات موجود ہیں وہ سب امام ابویوسف سے ہیں، امام محمد کی روایت کا ذکر نہیں ہے۔[39] دوسری دلیل یہ ہے کہ وہ امام ابویوسف اور ان کی مجالس کی مدح بیان کرتے تھے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ امام ابویوسف کے شاگرد تھے۔[40] وہ کہتے ہیں کہ امام ابویوسف جرجان میں سن 166ھ میں گئے تھے اور تین سال تک وہاں قاضی مقرر ہوئے تھے۔ اگرچہ علی بن صالح، امام محمد اور حسن بن زیاد کی مجالس میں بھی شریک ہوتے تھے۔[41]

جرجانیات کے حوالے:

جرجانیات کا نسخہ اس وقت نہ مطبوع شکل میں موجود ہے نہ مخطوطہ کی شکل میں۔ البتہ فقہ کی بعض کتابوں میں اس کے حوالہ جات موجود ہیں۔[42]

(4) رَقیات کا تعارف

رقیات کا تعارف:

رقیات ان مسائل کا نام ہے جو امام محمد نے رقہ مقام میں لکھے ہیں، رقہ مقام میں امام محمد قاضی رہے تھے، یہ مسائل ان سے محمد بن سماعہ روایت کرتے ہیں جو رقہ میں قیام کے دوران سارا عرصہ ان کے ساتھ رہے تھے۔ محمد بن سماعہ کے حالات نوادر ابن سماعہ کے ضمن میں گذر چکے ہیں۔[43] ان کو فتاوی رقیہ بھی کہتے ہیں۔[44]

رقیات کا تلفظ:

رقیات، رقیہ کی جمع ہے، رقیہ راء کے فتح اور قاف کی تشدید کے ساتھ ہے۔ اس وقت رقہ ملک شام میں واقع ہے۔[45]

رقیات کی نسبت:

کئی مترجمین نے جرجانیات کو امام محمد کی کتاب قرار دیا ہے، جیسے ملا علی قاری، قاسم بن قطلوبغا، ملا چلپی، لکھنوی

وغیرہ۔[46]

رقیات کے حوالے:

رقیات کا نسخہ اس وقت نہ مطبوع شکل میں موجود ہے نہ مخطوطہ کی شکل میں۔البتہ فقہ کی بعض کتابوں میں اس کے حوالہ جات موجود ہیں۔[47]

رقیات پر مقالہ:

ایک محقق نے فتح القدیر میں موجود رقیات کے حوالہ جات پر مقالہ لکھا ہے: مرویات الامام محمد بن الحسن الشيباني في الرقيات الواردة في كتاب فتح القدير دراسة فقهية۔ مقالہ نگار رائد کریم مہدی ہیں، یہ مجلۃ الفارابی، کلیۃ الفارابی، عراق، جلد 5، سن 2024ء میں چھپا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حواشی و حوالہ جات

(1) إبو بکر عتیق بن داود الیمانی الحنفی (460ھ)، البیان والبرہان فی جمل من فضائل الإمام الأعظم إبوحنیفۃ، (إردن: دار الریاحین)، ص59۔

(2) ابن عابدین، محمد امین بن عمر ابن عبد العزیز عابدین الدمشقی الشامی (ت 1252ھ)، شرح عقود رسم المفتی، (کراتشی: مکتبۃ البشری، 1441ھ)، ص20.اس تعریف کی تنقیدی پہلو پر میرے پی ایچ ڈی مقالے میں تفصیل موجود ہے۔

(3) ملاچلبی، مصطفی بن عبد اللہ الرومی (1067ھ)، کشف الظنون عن إسامی الکتب والفنون، (لندن: مؤسسۃ الفرقان، 2021م)، 5:270.

(4) الدکتور محمد بوینوکالن، مقدمۃ تحقیق الأصل، (بیروت: دار ابن حزم، 2012ء)، ص36.

(5) بِفَتْحِ الکَاف، وَسُکُونِ اللَّام، وَفِی آخِرِہَا بَاء مُوَحَّدَة، نِسبَۃٌ إِلَی قَبِیلَۃ. "اللُّبَاب" (104/3).

(6) بِفَتْحِ الکَاف، وَسُکُونِ الیَاءِ المَنْقُوطَۃِ مِنْ تَحتِہَا بِاثْنَتَیْن، وَفَتْحِ السِّینِ المُہْمَلَۃ، وَفِی آخِرِہَا النُّون، نِسبَۃٌ إِلَی "کَیسَان"، اسمِ لِبَعضِ إجْدَادِ المُنْتَسِب إِلَیہِ. "الأنْسَاب"

(7) بِفَتْحِ النُّون، وَسُکُونِ الیَاءِ المَنْقُوطَۃ، وَفَتْحِ السِّینِ المُہْمَلَۃ، وَہِی مَدِینَۃ مَشْہُورَۃ فِی إِیرَان، وَیُلفَظُ اسْمُہَا الیَوم "نَیْشَابُور". "الأنْسَاب" (12/ 184). مَوقِعُہَا حَالِیًّا: تَقَعُ الیَومَ فِی جُمْہُورِیَّۃِ إِیرَان الإسْلَامِیَّۃ، عَلَی بُعْد (90) کیلًا مِنْ مَشْہَد عَاصِمَۃ خُرَاسَان حَالِیًّا. "بُلْدَان الخِلَافَۃ الشَّرْقِیَّۃ" (ص: 423)، "إطْلَس تَارِیخ الإسْلَام" (ص: 430).

(8) ابن حجر العسقلانی، لسان المیزان (160/4).

(9) ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمة1436ھ)، ص65.

(10) تَصَحَّفَ إِلَى: "الغَزِي" فِي مَطْبُوعَاتِ "المُنْتَقَى": (ص: 52/ط: الهِنْدِيَّة)، (برقم: 93/ط: السَّيِّد عَبْد الله بن هَاشِم اليَمَانِي)، وَكَذَا هُوَ فِي سَائِر مَطْبُوعَاتِهِ المُصَوَّرَة مِنْ ط: اليَمَانِي، ك-"البَارُودِي، وَط: دَار القَلَم بَيْرُوت، وَ"غَوْث المَكْدُود"، و(برقم: 102/ط: دَار التَّقْوَى). وَقَدْ رَجَعْتُ إِلَى النُّسْخَةِ السَّعِيدِيَّة "لِلْمُنْتَقَى"، فَلَمْ أَجِدْهُ فِيهَا، وَذَلِكَ لِكَوْنِ حَدِيثِهِ هَذَا ضِمْنَ الأَوْرَاق الَّتِي سَقَطَتْ مِنَ النُّسْخَةِ الَّتِي ظَفِرْتُ بِهَا، وَاللهُ المُسْتَعَان. وَقَدْ جَاءَ عَلَى الصَّوَاب فِي "الإِتْحَاف" (17/ 438/ 22582)، وَ"لُؤْلُؤ الأَصْدَاف" (2/ 193/ 1009). وَقَدْ سَبَقَنِي إِلَى التَّنْبِيهِ عَلَى ذَلِكَ د. مَحْمُود أَحْمَد عَبْد المُحْسِن فِي تَحْقِيقِهِ ل-"الإِتْحَاف"، وَأَفَادَ أَنَّ نُسْخَتَي "الإِتْحَاف" قَدِ اتَّفَقَتَا عَلَى وُرُودِهِ فِيهِمَا عَلَى الصَّوَاب. وَقَدْ نَتَجَ عَنْ هَذَا الخَطَإِ التَّفْرِيق بَيْنَهُ وَبَيْنَ "سُلَيْمَان بن شُعَيْب النَّيْسَابُورِي"، وَهُمَا فِي الحَقِيقَةِ وَاحِد. (ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمة1436ھ)، ص65).

(11) ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمة1436ھ)، ص65.

(12) ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمة1436ھ)، ص65.

(13) ابوالطیب نایف بن صلاح المنصوری، تیسیر الودود بتراجم رجال منتقی ابن الجارود، (الریاض: دار العاصمة1436ھ)، ص65.

(14) ملا علی القاری، الاثمار الجنیة 2: 580، ملا چلپی؛ کشف الظنون 6: 130، 5: 270. ابو الفتح ناصر الدین المطرزی (610ھ)، المغرب فی ترتیب المعرب، 2: 238. یہ لکھتے ہیں کہ کبھی اس کو املاء الکیسانی کے نام سے بھی ذکر کیا ہے۔ قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم ص238.

(15) الصیمری، إخبار ابی حنیفة وصاحبیہ ص164، القرشی، الجواہر، 2: 234، التمیمی، الطبقات السنیة 4: 54، 73، ملا علی القاری، الاثمار الجنیة 1: 439، ملا چلپی؛ کشف الظنون 6:130.

(16) الصیمری، إخبار ابی حنیفة وصاحبیہ ص164، القرشی، الجواہر، 2: 234، التمیمی، الطبقات السنیة 4: 54، 73، قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم ص238، ملا علی القاری، الاثمار الجنیة 2: 580، ملا چلپی؛ کشف الظنون 6:130.

(17) الندیم، الفہرست ص254.

(18) الدکتور اورخان، المذاہب الحنفیة النوادر، ص81. «واستدل محمد رحمہ الله فی إملاء الکیسانیات». «المبسوط» للسرخسی (11/ 87)

(19) مفتاح السعادة 2: 237. «و "الکیسانیات" جمع کیسانیة نسبة إلی "کیسان" وکان من إصحاب محمد ابی عمرو، وسلیمان بن شعیب الکیسانی من قولہم ذکر محمد فی "الکیسانیات" او فی "إملاء الکیسانی"، وکیسان: احمد جد سلیمان بن شعیب ونسبتہ إلیہا.». «البنایة شرح الہدایة» (553/1)

(20) (بلوغ الامانی ص178) شرح مشکل الآثار 1: 314، 3: 82، 6: 150، 9: 461، 13: 306 یہ چند حوالہ جات مشکل الآثار کے ہیں، مزید بھی ہیں اسی طرح شرح معانی الآثار میں بھی ہیں۔

(21) مقدمة الکیسانیات ص۷۳۔

(22) الدکتور اِور خان، المذاہب الحنفیۃ النوادر، ص 81.

(23) طاش کبری زادہ، مفتاح السعادۃ 2: 263، الدکتور محمد بوینوکالن، مقدمۃ کتاب الأصل ص 37.

(24) ملا کاتب چلپی، سلم الوصول إلى طبقات الفحول» 123/3.

(25) قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم ص 238. المرعشلی، ص 53.

(26) ملا کاتب چلپی، سلم الوصول إلى طبقات الفحول» 123/3، کشف الظنون 5: 270، 6: 429. قاسم بن قطلوبغا، تاج التراجم ص 238.

(27) اِور خان ص 84

(28) المبسوط 1: 250، 8: 142. المحیط البرہانی 2: 54، 444، 3: 7. اجناس ناطفی میں کئی جگہ ہے۔ البنایۃ شرح الہدایۃ میں ہارونیات کا تذکرہ نو جگہوں میں ہے۔

(29) الشیبانی، کتاب الأصل 2: 171، کتاب الصوم، مقدمۃ کتاب الأصل، ص 28.

(30) «کشف الظنون عن إسامی الکتب والفنون» (209/3)

(31) طاش کبری زادہ، مفتاح السعادۃ 2: 263، «و "الجرجانیات": مسائل جمعہا محمد بجرجان». «حاشیۃ الطحطاوی علی مراقی الفلاح شرح نور الایضاح» (ص 15)

(32) اِحمد النقیب، الفقہ الحنفی 1: 358.

(33) مرعشلی ص 51

(34) ابن الاثیر، « اللباب في تھذیب الأنساب » (1/270)

(35) https://ur.wikipedia.org/wiki/%DA%AF%D8%B1%DA%AF%D8%A7%D9%86

(36) «وروی علی بن صالح عن محمد رحمہما اللہ تعالی إن سکوتہا بمنزلۃ رضاہا». «المبسوط» للسرخسی (98/5)«وفی کتاب علی بن صالح للعائر: إن ابن السبیل ہو الذی لا یقدر علی مالہ،». «المحیط البرہانی» (282/2) «وفی کتاب علی بن صالح الجرجانی: ابن السبیل،». «البنایۃ شرح الہدایۃ» (458/3) «وکان علی بن صالح اذا حدث عن ابی یوسف یقول حدثنی فقیہ الفقہاء وقاضی القضاۃ وسید العلماء ابو یوسف». «إخبار إبی حنیفۃ وإصحابہ» للصیمری (ص 100) «محمد بن شجاع قال ثنا علی بن صالح قال کنا عند إبی یوسف فأقبل الحسن بن زیاد فقال إبو یوسف بادروہ فسائلوہ». «إخبار إبی حنیفۃ وإصحابہ» للصیمری (ص 135)

(37) العینی، مغانی الأخیار، 2: 353، العینی، نخب الأفکار، 8: 252، الکوثری، حسن التقاضی ص 83، الکوثری، بلوغ الأمانی 39.

(38) ملا کاتب چلپی، سلم الوصول إلى طبقات الفحول» 123/3، کشف الظنون 3: 209، 5: 270. 6: 429 اللکنوی، الفوائد البہیۃ.

(39) اجناس ناطفی میں میں ملاحظہ ہو: ۱: ۳۲۴، ۳۴۷، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳، ۵۰۳، ۲: ۱۹۵۔ اِور خان، ص 82.

(40) «وکان علی بن صالح اذا حدث عن ابی یوسف یقول حدثنی فقیہ الفقہاء وقاضی القضاۃ وسید العلماء ابو یوسف». «إخبار إبی حنیفۃ

واصحابہ» للصیمری (ص100)

(41) محمد بن شجاع قال ثنا علی بن صالح قال کنا عند ابی یوسف فاقبل الحسن بن زیاد فقال ابو یوسف بادروہ فسائلوہ والا لم تقووا علیہ فاقبل الحسن بن زیاد فقال السلام علیکم یا ابا یوسف ما تقول متصلا بالسلام قال فلقد رایت ابا یوسف یلوی وجہہ الی ہذا الجانب مرۃ والی ہذا الجانب مرۃ من کثرۃ ادخالات الحسن علیہ ورجوعہ من جواب الی جواب». «اخبار ابی حنیفۃ واصحابہ» للصیمری (ص136)

(42) «وکذا ذکرہ عن ابی حذیفۃ فی " الجرجانیات ". «البنایۃ شرح الہدایۃ» (5/333). «لَکِنَّ صَاحِبَ الْأَجْنَاسِ نَقَلَ ذِکْرُہُ مَعَہُ فِی الْجُرْجَانِیَّاتِ». «فتح القدیر للکمال بن الہمام - ط الحلبی» (4/40). اجناس ناطفی میں میں ملاحظہ ہو: ۱: ۳۲۴، ۳۴۷، ۳۶۹، ۳۷۰، ۵۰۳، ۲: ۱۹۵۔

(43) ملا چلپی، کشف الظنون 4 : 214، 5: 270، 6: 429. طاش کبری زادہ، مفتاح السعادۃ 2 : 263، المطرزی، المغرب ص195. المرجانی، ناظورۃ الحق ص50.

(44) المرعشلی 1 : 45 تاج التراجم ص238.

(45) «البنایۃ شرح الہدایۃ» (1/553)۔
https://ar.wikipedia.org/wiki/%D8%A7%D9%84%D8%B1%D9%82%D8%A9

(46) ملا کاتب چلپی، سلم الوصول إلی طبقات الفحول» 3/ 123، کشف الظنون 6 : 429، 5 : 270. تاج التراجم 238 میں کتاب کا نام الرقیۃ لکھا ہے۔ اللکنوی، الفوائد البہیۃ. الأثمار الجنیۃ 2: 580. غمز عیون البصائر 1/153 میں ہے: قولہ: قال محمد فی الرقیات، ہو اسم کتاب إملاہ محمد بالرقۃ حین کان مقیما بہا فنسب إلیہا وہو من کتب النوادر

(47) « عیون المسائل میں سترہ جگہ رقیات کا حوالہ ہے۔ لکھتے ہیں: قال محمد فی الرقیات. محیط برہانی میں اٹھارہ جگہ اس کا حوالہ ہے۔ فتح القدیر میں چھ جگہ اس کا حوالہ ہے۔

Ullah, K., Ullah, S & ,.Ullah, S اوران صاحب فضل اللہ قاضی حامل کا جدید علوم میں دور معاصر .(2025) . کی خدمات کا تعارفی جائزہ. Inkwell Insights in Social and Religious Studies.18-31 ,(03)1 ,

Ullah, M. K., Muhammad, A. F., & Bano, Z. (2025). Cultural Challenges (Economic And Social Problems) Faced By Muslim Women In The Contemporary Context And Their Solutions: عصری تناظر میں مسلم خواتین کودرپیش ثقافتی چیلینجز (اقتصادی، سماجی مسائل) اور ان کا شرعی حل. Al-Safiir, 9(1), 8-17.

Zakariya, M., Ahmad, M. M., & Ullah, M. K. (2022). ہندومت کا نظامِ ذات پات اور فقہ اسلامی کا تصورِ کفائت: ایک تقابلی جائزہ: Caste System of Hinduism and the Concept of "Kafaat" in Islamic Law: A Comparative Study. Acta-Islamica, 10(02), 76-87.

Begum, S., Aziz, K., & Ullah, M. K. (2021). The stance of Javed Ahmed Ghamidi and the other jurists regarding the intermingling of men and women: مردوزن کےاختلاط سے متعلق جاوید احمد غامدی کا موقف اور جمہور فقہاکے آرا. Acta-Islamica, 9(2), 98-111.

Ullah, S., Ullah, S & ,.Ullah, K ایک :تصور کا زندگی عائلی میں روشنی کی تمدن و تہذیب اسلامی .(2024) . جائزاتی مطالعہ. Inkwell Insights in Social and Religious Studies.18-39 ,(2)1 ,

Ullah, K., Urrehman, A & ,.Noreen, M کی باہمی بقائے پرامن میں دور (مکی) ابتدائی کی اسلام .(2024) . حصول کے لئےنبوی منہاج: ایک علمی وتحقیقی مطالعہ. Inkwell Insights in Social and Religious Studies.27-39 ,(1)1 ,